CS(M) EXAM 2012

Serial No. [ ]

G–DTN–M–VSEB

URDU

Paper—II

(Literature)

Time Allowed : Three Hours | *Maximum Marks : 300*

INSTRUCTIONS

*Candidates should attempt questions no. **1** and **5** which are compulsory, and any **THREE** of the remaining questions, selecting at least **ONE** question from each Section.*

All questions carry equal marks.

*Answers must be written in **Urdu**.*

Important : Whenever a Question is being attempted, all its parts/sub-parts must be attempted contiguously. This means that before moving on to the next Question to be attempted, candidates must finish attempting all parts/sub-parts of the previous Question attempted. This is to be strictly followed.

Pages left blank in the answer-book are to be clearly struck out in ink. Any answers that follow pages left blank may not be given credit.

SECTION—A

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق وسباق اور ان کے ادبی اور فنی پہلوؤں پر روشنی ڈالیے۔ 15×4=60

(الف)

خودی آئینہ دارد کہ محروم ست اظہارش ، یہی صورت حال ہے جہاں سے ہر مصنف خود اپنی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہے ساری شکلیں ابھرنی شروع ہو جاتی ہیں وہ جبکہ اپنے عکس کو جو اس کے اندرونی آئینہ میں پڑ رہا ہے جھٹلا نہیں سکتا تو اچانک کیا دیکھتا ہے کہ باہر کے تمام آئینے اسے جھٹلا رہے ہیں جو ''میں'' خود اس کے لیے بے حد اہمیت رکھتی ہے وہی دوسروں کی نگاہوں میں یکسر غیر اہم ہو رہی ہے وہ اپنے آپ کو ایسی حالت میں محسوس کرنے لگتا ہے جیسے ایک مصور تصویر کھینچنے کے لیے موقلم اٹھائے مگر اسے یقین ہو کہ میں کتنی مصورانہ قوت کام میں لاؤں میری نگاہ کے سوا اور کوئی نگاہ اس موقع کی دلاویزی نہیں دیکھ سکتی۔

(ب)

ہاں صاحب! تم کیا چاہتے ہو؟ مجتہد العصر کے مسودہ کو اصلاح دے کر بھیج دیا اور اب کیا لکھوں؟ تم میرے ہم عمر نہیں جو سلام لکھوں، میں فقیر نہیں جو دعا لکھوں تمھارا دماغ چل گیا ہے لفافے کو کریدا کرو مسودہ کو بار بار دیکھا کرو پاؤ گے کیا؟ یعنی تم کو وہ محمد شاہی روشیں پسند ہیں کہ یہاں خیریت ہے وہاں کی عافیت مطلوب ہے خط تمھارا بہت دن بعد پہنچا، جی خوش ہوا مسودہ بعد اصلاح کے بھیجا تھا۔ برخوردار امیر سرفراز حسین کو دینا اور دعا کہنا۔ کیوں سچ کہیو۔ اگلوں کے خطوط کی تحریر کی یہی طرز تھی؟ ہائے، کیا اچھا شیوہ ہے جب تک یوں نہ لکھو گویا وہ خط ہی نہیں چاہِ بے آب ہے۔ ابرِ بے باراں ہے خانہ بے چراغ ہے۔ چراغ بے نور ہے۔

(ج)

فقیر اپنی حرکت اور اس کی نصیحت سے بہت نادم ہوا۔ سوائے اس بات کے زبان سے کچھ نہ نکلا۔ فی الحقیقت اب تو تقصیر ہوئی معاف کیجیے بارے، مملی نے مہربان ہوکر اس پری کے مکان کا نشان بتایا اور مجھے رخصت کیا آپ ان

(Contd.)

دونوں زخمیوں کے گاڑنے دابنے کی فکر میں رہا۔ میں تہمت سے اس فساد کی الگ ہوااور اشتیاق میں اس پری کے ملنے کے لیے گھبرایا ہوا گرتا پڑتا ڈھونڈھتا شام کے وقت اس کوچے میں اس پتے پر جا پہنچا اور نزدیک دروازے کے ایک گوشہ میں تلپھٹے کئی کسوکی آمد کی آہٹ نہ ملی اور کوئی احوال پرساں میرا نہ ہوا۔

(د)

مردوں کو خدا نے کمانے کے لیے بنایا ہے گھر میں بیٹھے رہنا ان کے لیے لازم نہیں خصوصاً اس شہر کے چھوٹے بڑے تمھارے بے سبب رہنے پر کہیں گے اپنے باپ دادا کی دولت دنیا کھو کھا کر بہن کے ٹکڑوں پر آپڑا ہے۔ یہ نہایت بے غیرتی اور میری تمھاری ہنسائی اور ماں باپ کے نام بٹہ لگنے کا سبب ہے نہیں تو میں اپنے چمڑے کی جوتیاں بنا کر تجھے پہناؤں اور کلیجے میں ڈال رکھوں۔

(Contd.)

سوال نمبر۲۔ (الف) اردو ادب میں غالب کے خطوط کو کن کن وجوہات کی بنا پر اہمیت حاصل ہے۔ تفصیل سے جواب دیجیے۔ 30

(ب) ''باغ و بہار'' کے ماخذ سے بحث کرتے ہوئے ''آزاد بخت'' کے قصے کو اپنی زبان میں بیان کیجیے۔ 30

سوال نمبر۳۔ (الف) ناول گئودان کی روشنی میں پریم چند کی کردار نگاری کا جائزہ لیجیے۔ 30

(ب) ''غبار خاطر کے خطوط اعلیٰ کلاسیکی ادب اور انشائیے کا نادر نمونہ ہیں۔'' اس خیال کی وضاحت تفصیل سے کیجیے۔ 30

سوال نمبر۴۔ (الف) محمد حسین آزاد کی نثر نہ تو سرسید اور حالی کی طرح عاری اور سادہ ہے، نہ نذیر احمد کی طرح عربی و فارسی کے الفاظ سے ثقیل ہے۔ نیرنگ خیال کے حوالے سے آپ اپنی رائے دیجیے۔ 30

(ب) 'اپنے دکھ مجھے دیدو' میں بیدی کا فن اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔ بحث کیجیے۔ 30

SECTION—B

سوال نمبر ۵ ۔ مندرجہ ذیل کی تشریح مع سیاق وسباق اور ان کی فنی اور شعری خصوصیات واضح کیجیے۔ 20×3=60

(A)

شاخ پر خونِ گل رواں ہے وہی
شوخیٔ رنگ گلستاں ہے وہی
جاں وہی ہے تو جانِ جاں ہے وہی
سر وہی ہے تو آستاں ہے وہی
اب یہاں مہرباں نہیں کوئی
کوچۂ یار مہرباں ہے وہی
برق سو بار گر کے خاک ہوئی
رونق خاک آشیاں ہے وہی
آج کی شب وصال کی شب ہے
دل سے ہر روز داستاں ہے وہی

(Contd.)

(B)

تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا
مجلس میں رات ایک تیرے پرتوی بغیر
کیا شمع کیا پتنگ ہر ایک بے حضور تھا
کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو آ گیا
یکسر وہ استخوان شکستوں سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کر چل راہ بے خبر
میں بھی کبھو کسو کو سر پر غرور تھا
تھا وہ رشک حور بہشتی ہمیں میں میر
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنی قصور تھا

(C)

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا
کاوکاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا
آگہی دام سے شنیدن جس قدر چاہیے بچھایئے
مدعا ان کا ہے اپنے عالم تقریر کا
بس کہ ہوں غالب اسیر میں بھی آتش زیرِ پا
موئے آتش دیدہ ہے حلقہ میری زنجیر کا

سوال نمبر ۶۔ (الف) اقبال کی نظم نگاری کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ 30

(ب) اختر الایمان کی نظم ''بنت لمحات'' کے مرکزی خیال سے بحث کیجیے۔ 30

سوال نمبر ۷۔ (الف) ''مثنوی سحر البیان'' کے حوالے سے میر حسن کی منظر نگاری کا جائزہ لیجیے۔ 30

(ب) فراق کی شاعری اردو کی عشقیہ شاعری کا آئینہ ہے۔ اس موضوع پر تبصرہ کیجیے۔ 30

(Contd.)

سوال نمبر ۸۔ (الف) غالب کی شاعرانہ خصوصیت سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔ 30

(ب) فیض احمد فیضؔ کی شاعری کی مقبولیت کے اسباب پر روشنی ڈالیے۔ 30

☆☆☆